



سوال

(382) ایک سوال اور اس کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سوال کی عبارت نہیں ملی، اس وجہ سے صرف جواب لکھا گیا ہے، لیکن اس کی شق دوم مع جواب کے آگے آرہی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم کرنا چاہیے، کہ مستغنی نے جتنی حدیثیں تقبیل عینین کے بارے میں لکھی ہیں، ساری محض بے اصل اور موضوعات ہیں، شیخ جلال الدین سیوطی نے تیسیر المقتال میں لکھا ہے۔
الاحادیث البتہ رویت فی تقبیل الانامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کما موضوعات انتہی وقال الملاء علی القاری فی رسالۃ الموضوعات لا اصل لها

”وہ تمام احادیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مؤذن سے سن کر کلمہ شہادتین میں سننے پر انگلیوں کے چومنے اور پھر آنکھوں پر لگانے کے بارے میں آئی ہیں، وہ سب موضوع ہیں، ملا علی قاری نے بھی رسالہ موضوعات میں لکھا ہے، کہ ان کا کوئی اصل نہیں ہے۔“

اور محمد طاہر صاحب مجمع البحار اور علامہ شوکانی نے لکھا ہے، کہ تقبیل عینین کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں، وہ صحیح نہیں ہیں اسی واسطے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے فتوے تقبیل العینین میں فرمایا ہے، کہ تقبیل عینین اگر سنت جان کر کرے، تو بدعت ہے، کیونکہ حدیث صحیح اس باب میں ائمہ اربعہ و محدثین کبار سے نہیں پائی گئی، اور مولانا حسن علی محدث لکھنوی نے بھی اسی طرح اپنے فتوے تقبیل العینین میں لکھا ہے کہ ان حدیثوں کا کچھ اصل نہیں اس لیے کہ ائمہ اربعہ و محدثین و متقدمین کبار سے اس کی کچھ اصل ثابت نہیں، اور جو حدیث تقبیل عینین کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مقاصد حسنہ میں فردوس دہلی سے نقل کی ہے، اس حدیث کے راوی مجہول ہیں، جن کا یہ حال معلوم نہیں، کہ وہ کیسے ہیں، اور جب تک کسی حدیث کے راوی کا حال معلوم نہ ہو، وہ حدیث پایہ اعتبار سے ساقط ہے نزدیک محدثین کے، جیسا کہ کتب اصول حدیث شرح نخبہ، اور جواہر الاصول اور تدریب الراوی وغیرہ میں مذکور ہے، اور کتاب فردوس دہلی میں وایات اور موضوعات تو وہ تو وہ مذکور ہیں، جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز بستان المحدثین میں فرماتے ہیں:

مسلم و سنن سعید بن منصور و مصنف عبدالرزاق و مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ وغیرہ میں راویان ثقات معتبرین سے نہ پائی جاوے قابل تسک اور عمل کے نہیں جیسا کہ کتب اصول حدیث وغیرہ میں مذکور ہے، اور ظاہر ہے کہ حدیث تقبیل العینین کی کتب مذکورہ بالا میں مستقول و مذکور نہیں اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جو حدیث میری سند میں نہ پائی جاوے، وہ حدیث قابل حجت کے نہیں، اور مدار حدیث کے اوپر نقل محدثین نقاد کی کتاب معتبر معمول بہ میں ہے کہ صدر اول سے لے کر آخر تک مشہور ہوئی ہو، اور حدیث تقبیل



العینین کی صدراول اور ثانی اور ثالث میں پائی نہیں گئی، اگر پائی جاتی تو محدثین کی کتب مرقومہ بالا میں مذکور ہوتی اور مسند روایانی میں بھی اکثر واہیات مذکور ہیں جیسے کہ موضوعات کبیرہ و ہذا کہہ نور الدین سے واضح ہوتا ہے و جناب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ در رسالہ مجالہ نافی می فرمائی کہ :

(۱) مسند فردوس دہلی میں بے شمار موضوع اور واہیات روایات پائی جاتی ہیں۔

(۲) مسند مسلم لابن ابی بکر محمد بن عبداللہ الجوزقی المتوفی ۳۸۸ھ و هو المسند الصحیح علی کتاب مسلم مختصرہ یعقوب بن اسحاق والی عوانہ الحافظ کذانی کشف الظنون، کتبہ ابو الطیب عفی عنہ مراد (۱) از قبول حدیث آن است، کہ نقاد حدیث آن کتاب را اثبات کنند و بر آن اعتراض نہ کنند، و حکم صاحب کتاب را در بیان حال احادیث آن کتاب را تصویب و تقریر نمایند و فقہا، آن حدیث تمسک نمایند بے اختلاف و بے انکار، و طبقہ چہارم حاجیہ کہ نام و نشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نہ بود، و متاخران آن را روایت کردند، پس حال آنہا از دو شیخ خالی نیست یا سلف تفسیر کردن و آنہا اصلی نہ یافتند، تا مشغول بروایت آنہا می شدند یا فتنہ و در آن قدسے دخلتے دیدند کہ باعث ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا شد و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند، و درین قسم احادیث کتب بسیار مصنف شدہ اند برنے را بشماریم کتاب الضعفاء لابن حبان و تصانیف حاکم و فردوس دہلی و غیرہ اتہمی مانی بستان الحدیث (۱) شاہ عبدالعزیز "مجالہ نافہ" میں فرماتے ہیں قبول حدیث کا مطلب یہ ہوتا ہے، کہ نقادان حدیث اس کتاب کو معتبر سمجھیں، اور صاحب کتاب کی حدیث کے متعلق فیصلہ کو صحیح سمجھیں، فقہا اس سے تمسک کریں، اور کوئی اختلاف و انکار نہ کریں چوتھے طبقہ کی وہ حدیثیں ہیں جن کا قرون اولیٰ میں نام و نشان نہ تھا اور پچھلے لوگوں نے ان کو روایت کیا، یہ دونوں حال سے خالی نہیں ہیں، یا تو سلف صاحبین کو اس کا کو اصل نہ ملا، کہ ان کی روایت میں مشغول ہوتے، یا اگر کوئی اصل ملا تو اس میں ایسی علتیں دیکھیں کہ ان کو چھوڑ دیا دونوں صورتوں میں یہ روایتیں قابل اعتماد نہیں ہیں اور اس قسم کی حدیثیں کئی کتابوں میں پائی جاتی ہیں جن میں سے حبان کی کتاب الضعفاء اور حاکم و فردوس دہلی کی تصانیف ہیں۔

اور جو حدیث مسند حاکم سے نقل کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مسند حاکم کی نہیں ہے بلکہ مستدرک حاکم کی ہے، اور جو حدیث اس سے نقل کی ہے درباب پڑھنے قل ہو اللہ کے کلوخ پر اور رکھنے قبر میں مردہ کے ساتھ وہ بھی محض واہی اور بے اصل ہے، کیونکہ یہ حدیث کتب معتبرہ میں ثابت نہیں ہوئی۔ اور صدراول و ثانی و ثالث میں درمیان فقہاء مجتہدین اور محدثین محققین کے شہرت نہ پائی، اور مستدرک حاکم میں بقدر ربح احادیث کے واہیات اور مناکیر بلکہ بعض موضوعات بھی ہیں، اسی واسطے تمام مستدرک حاکم کی معیوب ہوئی، جیسے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے بستان الحدیث میں لکھا ہے، اور جو کتاب نور العین وغیرہ سے نقل کی ہے، وہ بھی صحیح اور قابل تمسک کے نہیں، کیونکہ ائمہ اربعہ اور محدثین اور مستدرکین اور متاخرین سے ثابت نہیں اور قرون ثلاثہ میں درمیان فقہاء اور محدثین کے شہرت نہیں ہوئی اور محدثین نقاد نے اپنی کتاب میں بسند صحیح راویان ثقات سے نقل نہیں کی ہے اور حدیث کی صحت کا دارودار اور پر سند صحیح راویان ثقات سے ہے، کتب معتبرہ متداولہ میں غرأ و شرأ جیسے کہ اصول حدیث اور فقہ میں مفصلاً مذکور ہے، واللہ اعلم بالصواب

(الراقم العاجز سید محمد زید حسین عفی عنہ، سید محمد زید حسین ۱۲۸۱)

نعم التحقيق و حجة التوفيق والحق ان هذا الشيء حجاب فاعتر وايا اولي الالباب

(محمد عبد الرب، حبنا اللہ بس حفيظ اللہ، محمد اسد علی، اسلام آبادی)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1 ص 254-256

محدث فتویٰ